روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 21 جنوری 2010ء 5 صفر 1431 ہجری 21 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 17

دیدار الٰہی کی نعمت

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کچھ اور چاہتے ہو جو میں تمہیں مہیا کر دوں۔ پھر وہ پردہ ہٹا دے گا اور ان جنتیوں کو اس سے زیادہ کوئی محبوب چیز عطا نہیں کی جائے گی کہ وہ اپنے رب کو دیکھیں۔

﴿صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی اثبات رویۃ المومنین حدیث نمبر:265﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کی شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے کہ فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ان کو روحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور پھر جیسا جیسا ان پر زمانہ گزرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبت رسول کی آگ ترقی پکڑتی ہے۔ اور ان تمام امور میں خدا ان کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہاء تک پہنچ جاتی ہے۔ تب وہ نہایت بے قراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو۔ اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔ تب ان کے لئے زمین پر خدا تعالےٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا۔ مگر انہیں کو جو اس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات انہیں سے مخصوص ہے کہ حضرت الوہیت کے خاص اسرار ان پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے ان پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی۔

شاید ایک نادان خیال کرے کہ بعض عام لوگوں کو بھی کبھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ بعض مرد یا عورتیں دیکھتے ہیں کہ کسی کے گھر میں لڑکی یا لڑکا پیدا ہوا تو وہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعض کو دیکھتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے تو وہ مر بھی جاتا ہے۔ یا بعض ایسے ہی چھوٹے چھوٹے واقعات دیکھ لیتے ہیں تو وہ ایسے ہی ہو جاتے ہیں۔ تو مَیں اس وسوسہ کا پہلے ہی جواب دے آیا ہوں کہ ایسے واقعات کچھ چیز ہی نہیں ہیں اور نہ کسی نیک بختی کی ان میں شرط ہے۔ بہت سے خبیث طبع اور بدمعاش بھی ایسی خوابیں اپنے لئے یا کسی اور کے لئے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن وہ امور جو خاص طور کے غیب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں۔ وہ لوگ عام لوگوں کی خوابوں اور الہاموں سے چار طور کا امتیاز رکھتے ہیں۔ **ایک** یہ کہ اکثر ان کے مکاشفات نہایت صاف ہوتے ہیں اور شاذ و نادر مشتبہ ہوتا ہے مگر دوسرے لوگوں کے مکاشفات اکثر مکدر اور مشتبہ ہوتے ہیں اور شاذ و نادر کوئی صاف ہوتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ عام لوگوں کی نسبت اس قدر کثیر الوقوع ہوتے ہیں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو وہ مقابلہ ایسا فرق رکھتا ہے جیسا کہ ایک بادشاہ اور ایک گدا کے مال کا مقابلہ کیا جائے۔ **تیسرے** اُن سے ایسے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ **چوتھے** ان کے نشانوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں پائی جاتی ہیں اور محبوب حقیقی کی محبت اور نصرت کے آثار ان میں نمودار ہوتے ہیں اور صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ ان نشانوں کے ذریعہ سے ان مقبولوں کی عزت اور قربت کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اور ان کی وجاہت دلوں میں بٹھانا چاہتا ہے۔ مگر جن کا خدا سے کامل تعلق نہیں۔ ان میں یہ بات پائی نہیں جاتی۔ بلکہ ان کی بعض خوابوں یا الہاموں کی سچائی ان کے لئے ایک بلا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے دلوں میں تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر سے وہ مرتے ہیں اور اس جڑھ سے مخالفت پیدا کرتے ہیں جو شاخ کی سرسبزی کا موجب ہوتی ہے۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 68﴾

داخلہ دینیات کلاس

(عائشہ اکیڈمی ربوہ)

عائشہ اکیڈمی ربوہ میں دینیات کلاس میں داخلہ برائے سیکنڈ سمیسٹر 31 جنوری 2010ء تک جاری ہے۔
درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے۔ ایف اے اور بی۔اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی و علمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کر سکتی ہیں۔ دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ کورس کی کتابیں لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔
فیس داخلہ 20 روپے اور ماہانہ فیس 10 روپے ہے۔ عمر کی حد مقرر نہیں ہے۔ شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ زیادہ سے زیاد خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔ تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ میں بھجوائیں۔

﴿پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ﴾

ماہر امراض ناک کان گلا کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد زکریا طاہر صاحب ماہر امراض ناک کان گلا (ENT Specialist) یو۔کے سے تشریف لائیں گے وہ مورخہ 25 جنوری 2010ء سے تین ماہ تک فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آؤٹ ڈور بالائی منزل میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

بغیر جائز عذر کے جمعہ نہیں چھوڑنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 21/نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں ایک روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جمعہ کا دن ہوتا ہے.......... کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ.......... میں پہلے آنے والے کو پہلے لکھتے ہیں اور اسی طرح وہ آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں''۔ (صحیح مسلم کتاب الجمعة)

پھر ایک حدیث ہے علقمہؓ روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے یعنی پہلا، دوسرا، تیسرا، پھر انہوں نے کہا چوتھا اور چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دور نہیں''۔

(ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فی التهجير الى الجمعة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ دن (جمعہ) عید ہے جسے اللہ نے .... کے لئے بنایا ہے۔ پس جو کوئی جمعہ پر آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرنا اور اپنے لئے لازمی کرلو''۔

(سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها باب ماجاء فی الزينة يوم الجمعة)

تو دیکھیں ان تمام احادیث سے کہیں یہ تاثر نہیں ملتا کہ بخشش کے سامان کرنے ہیں تو جمعۃ الوداع کافی ہے۔ بلکہ ہر جمعہ ہی اہم ہے، لازمی ہے، فرض ہے اور جن لوگوں کے خیال میں ایک دن کی نماز ہی پڑھ لو تو کافی ہے۔ بعض لوگ جمعۃ الوداع پڑھنے والوں سے بھی دو قدم آگے ہوتے ہیں۔ وہ جمعۃ الوداع پر بھی نہیں آتے صرف عید کی نماز پر آتے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ تو ان کے لئے یہ حدیث جو میں نے پڑھی ہے اس میں یہ بتایا دیا کہ جمعہ کا دن بھی عید کا دن ہے۔ یہ عیدیں اکٹھی ہوں گے تو رمضان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق بھی ملے گی اور پھر رمضان کے بعد آنے والی عید سے بھی فیض پاؤ گے اور گناہوں سے بچنے کا سامان پیدا کرو گے۔

پھر جمعہ میں پہلے آنے کے بارہ میں اور امام کے قریب بیٹھنے کے بارہ میں حدیث ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحه 10 مطبوعه بيروت)

جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے سے مراد ہے کہ جمعہ اگر چھوڑو گے تو چھوڑتے چلے جاؤ گے۔ اس میں بھی اصل چیز یہی ہے کہ جمعہ پر آنے کی تڑپ ہو، ایمان کی باتیں سننے کی اور ان پر عمل کرنے کی خواہش ہو۔ اصل چیز وہی ہے کہ نیت کیا ہے؟ بعض لوگ (۔) میں کچھ وقت گزارنے کے بعد جاتے ہیں کہ کچھ دیر کے بعد جائیں گے، آرام سے چلے جائیں گے۔ امام صاحب بڑا لمبا خطبہ دے رہے ہیں۔ بڑی دیر وہاں بیٹھنا پڑتا ہے، انتظار کرنا پڑتا ہے، کون اتنی دیر بیٹھے۔ آخری پانچ سات منٹ ہوں گے تو چلے جائیں گے۔ دو چار منٹ کا خطبہ سن لیں گے، پھر نماز پڑھیں گے اور واپس آجائیں گے۔ تو یہ سوچ بڑی خطرناک سوچ ہے۔ کیونکہ پہلے جانے والے اور آخر میں جانے والے کے ثواب میں بھی اونٹ اور مرغی کے انڈے کے برابر یا بعض دفعہ چاول کے دانے کے برابر فرق ہے۔ لیکن جو بھی امام ہوں ان کو بھی حالات کے مطابق موسم کے مطابق، لوگوں کے وقت کے مطابق، خطبے کے وقت کا خیال رکھنا چاہئے۔

اب جمعہ کی اہمیت اور تربیت کے بارہ میں مزید احادیث پیش کرتا ہوں۔ یہ کہ بغیر عذر کے کوئی جمعہ نہیں چھوڑا جانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔'' (ترمذی كتاب الجمعة باب ماجاء فی ترك الجمعة من غير عذر) اور پھر آہستہ آہستہ بالکل ہی پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ بڑا سخت انذار ہے اس میں۔

پھر ایک روایت ہے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر.......... پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے سوائے چار قسم کے افراد کے۔ یعنی غلام، عورت، بچہ اور مریض''۔ (ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب الجمعة للمملوك)

(روزنامہ الفضل 9 مارچ 2004ء)

مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ مکونو زون

نیشنل اجتماع مجلس انصاراللہ یوگنڈا

منعقدہ مورخہ 15,14 نومبر 2009ء

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یوگنڈا کے مکونو زون (Mukono Zone) میں مجلس انصاراللہ کے زیر اہتمام مورخہ 14، 15 نومبر 2009ء کو نیشنل اجتماع منعقد ہوا۔ پروگرام کے مطابق مکرم حسن تمزادے صاحب نیشنل صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے یوگنڈا میں قائم 9 زونز میں تقسیم انصاراللہ کی مجالس کو مکونو زون کی جماعت امبیکو (Mbiko) میں منعقد ہونے والے اجتماع میں شمولیت کیلئے پیغام بھجوائے۔ اجتماع کا آغاز نماز ظہر وعصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد ہوا۔

مکونو زون (Mukono Zone) جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1984ء سے قائم ہے۔ یہاں احمدی احباب کی مجموعی تعداد 350 ہے۔ Mbiko میں جماعت کا ایک کشادہ اور وسیع جگہ میں پختہ عمارت پر مشتمل ایک پرائمری سکول بھی ہے۔ مئی 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ پرائمری سکول کا ازراہ شفقت دورہ بھی کیا تھا۔ 2005ء میں یہاں ایک پختہ مشن ہاؤس بھی تعمیر ہوا ہے۔ نیز ایک بیت الذکر بھی موجود ہے۔ یہ جماعت مکونو زون (Mukono Zone) کا زونل ہیڈ کوارٹر ہے۔

مورخہ 14 نومبر دوپہر اڑھائی بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم، عہد انصاراللہ اور دعا سے ہوا۔ ازاں بعد ایک تقریر ہوئی۔ 5:00 بجے شام انصاراللہ کے مابین میوزیکل چیئر کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ ورزشی مقابلہ جات موسم کی خرابی اور بارش کی وجہ سے نہ ہو سکے۔

بعد نماز مغرب وعشاء مکرم اسماعیل مالا گالا صاحب نے تقریر کی اور پھر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ سوالوں کے جواب مکرم محمد علی کائرے صاحب مربی سلسلہ اور آدم حمید صاحب نے لوکل زبان میں دیئے۔ اس مجلس کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں رات کا کھانا پیش کیا گیا اور پھر انصار اپنی اپنی مخصوص جگہوں پر آرام کیلئے تشریف لے گئے۔

مورخہ 15 نومبر کو پروگرام کا آغاز نماز تہجد و نماز فجر سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم اسرائیل لوٹائیگا صاحب نے درس القرآن پیش کیا۔

بعد تیاری اور ناشتہ دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور لوکل زبان میں نظم سے ہوا۔ بعدہ ''جماعت احمدیہ یوگنڈا کی تاریخ'' کے عنوان پر مکرم حاجی سلیمان موانجے صاحب سابق امیر یوگنڈا نے تقریر کی۔ اس کے بعد انصاراللہ کے بین المجالس علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ احادیث، نبوی ﷺ اور دینی معلومات کوئز شامل تھے۔ ان مقابلہ جات کے بعد ایک تقریر ''انفاق فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر مکرم شعیب نصیر صاحب نے پیش کی۔ یہ سیشن نماز ظہر تک جاری رہا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی پروگرام کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں نیشنل صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب یوگنڈا نے نمایاں کارکردگی دکھانے والے انصار کو انعامات سے نوازا۔ اور آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔

اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اور شاملین کھانے کے بعد اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ امسال اجتماع کی مجموعی حاضری 150 رہی جو گزشتہ سال سے 50% زائد تھی۔ تمام انتظامات بھی احسن انداز میں کئے گئے تھے۔ ہر ایک شعبہ نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے روحانی اور ظاہری فوائد سے ہر ایک کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین

قابل رشک ہے وہ انسان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی'' (بخاری)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

(البقرہ:262)

فضل عمر ہسپتال جماعت کا خدمت خلق کا ادارہ ہے۔ براہ مہربانی دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے اپنے عطایاجات مد امداد نادار مریضاں /اور مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

تبرکات

نماز میں خشوع وخضوع کس طرح پیدا ہوسکتا ہے

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال و جواب

فرمودہ 14/اپریل 1944ء

مرتبہ: مکرم مولانا محمد یعقوب صاحب

فرمایا ''ذکرالٰہی'' میری ایک کتاب ہے اس میں بہت سے ایسے طریق میں نے بیان کئے ہیں۔ جن سے نماز میں خشوع وخضوع کی حالت پیدا ہوسکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب سے پہلی چیز ہر انسان کو یہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ خشوع وخضوع پیدا ہو یا نہ ہو۔ نماز ایک فرض ہے جو اس نے ادا کرنا ہے۔ یہ چیزیں زوائد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر مل جائیں تو خداتعالیٰ کا انعام ہیں اور اگر نہ ملیں تو ان چیزوں کے نہ ملنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرض کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کی جاسکتی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ تم نماز خداتعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے پڑھتے رہو۔ اگر تمہیں نماز میں لذت نہیں آتی تو بے شک نہ آئے تم اپنا فرض ادا کرتے چلے جاؤ۔

بہرحال اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جس شخص کو نماز میں پوری لذت نہیں آتی اس کی ذمہ داری اوروں سے بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا دل صاف نہیں اور جس شخص کا دل صاف نہیں اسے اور زیادہ توجہ سے نماز پڑھنی چاہئے۔ اگر چار رکعتوں سے اس کا دل صاف نہیں ہوا تو اسے آٹھ رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ آٹھ رکعتوں سے دل صاف نہیں ہوا تو بارہ پڑھنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ اس کا دل صاف ہوجائے۔ بہرحال جہاں تک خشوع و خضوع کا تعلق ہے۔ انسان کو پرواہ نہیں کرنی چاہئے کہ خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ اپنی پوری جدوجہد سے شیطان کا مقابلہ کرتا رہے جب اس کا دل صاف ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ زائد انعام بھی حاصل ہوجائے گا۔ لیکن چونکہ سوال کیا گیا ہے کہ خشوع وخضوع کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔ اس لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ خشوع وخضوع اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز جو انسان کے قبضہ میں ہو اس سے چھن جائے۔ تب اس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے کہ کوئی چیز میرے پاس تھی جواب نہیں رہی تب درد پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی چیز کے حصول کے لئے انسان کے اندر سچی تڑپ پائی جاتی ہو۔

درد کس طرح پیدا ہوتا ہے

گویا درد دو ہی صورتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اول ایسی صورت میں جب انسان کے پاس چیز تو ہو مگر وہ جاتی رہے تب اسے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جیسے لوگوں کے رشتہ دار مرجاتے ہیں تو انہیں صدمہ ہوتا ہے یا کسی چیز کے حصول کی سچی تڑپ ہو۔ تب اس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ چیز اسے مل جائے۔ جیسے کوئی شخص ملازمت کی تلاش میں ہو تو اس کے دل میں درد ہوتا ہے کہ مجھے جلدی کوئی ملازمت مل جائے اور اگر کوئی جگہ خالی ہوتی ہے اور وہاں کئی لوگوں کی درخواستیں پہنچ جاتی ہیں تو وہ گھبرایا ہوا ادھر ادھر دوڑتا پھرتا ہے کہ معلوم نہیں افسر کس کی سفارش کرے گا۔ یا اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو روتا ہے کہ اولاد کیوں نہیں۔ اولاد مرجائے تو روتا ہے کہ مر کیوں گئی۔ شادی نہیں ہوتی تو روتا ہے کہ شادی کیوں نہیں ہوتی۔ شادی ہوجائے اور پھر بیوی مرجائے تو روتا ہے کہ مر کیوں گئی۔ مال نہیں ہوتا تو روتا ہے کہ مال کیوں نہیں ملتا اور مال ضائع چلا جاتا ہے تو روتا ہے کہ مال ضائع کیوں چلا گیا۔

طلب کی شدید خواہش

تو خشوع وخضوع کا اصل گر یہی ہے کہ کسی چیز کی طلب کی شدید خواہش انسان کے اندر پائی جائے یا کسی کی کوئی پیاری چیز اس سے کھوئی جائے۔ نماز میں بھی خشوع وخضوع پیدا کرنے کے یہی دو طریق ہیں یا تو انسان کو اپنی بدیوں اور گناہوں پر یقین ہو اور وہ چاہتا ہو کہ میرے گناہ مجھ سے دور ہوجائیں۔ میرا خدا مجھے معاف کرے اور مجھے بھی اپنی رضا اور خوشنودی سے حصہ دے۔

سورۃ فاتحہ کا ایک جلوہ عام انسانوں کے لئے

ایسی شدید خواہش کی صورت میں جب نماز میں وہ الحمدللہ رب العالمین کہے گا۔ تو کہتے ہی اسے اپنے گناہوں کا خیال آجائے گا اور کہے گا خدایا تو رب العالمین ہے تیرا کیا حرج ہے کہ تو میرا گناہ بھی معاف کردے اور مجھے بھی اپنی آغوش رحمت میں لے لے۔ وہ ان الفاظ کو جونہی اپنی زبان سے نکالے گا بے اختیار اس کے آنسو گرنے شروع ہوجائیں گے۔ وہ روپڑے گا اور کہے گا اے خدا میں بھی تو تیرے عالمین میں سے ایک فرد ہوں۔ پھر کیا تیری نظر رحمت مجھ گنہگار کی طرف نہیں اٹھے گی اور کیا میں یونہی چیختا چلاتا تیرے دروازہ پر مرجاؤں گا۔ پھر جب رحمانیت کا ذکر آئے گا تو اسے خیال آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو بغیر کسی کام اور بغیر کسی طلب کے اپنے انعامات سے اپنی مخلوق کو حصہ دیتا ہے۔ اس موقعہ پر پھر اسے اپنے گناہ یاد آجائیں گے اور وہ کہے گا۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی نیکی نہیں مگر تو تو رحمٰن ہے۔ تجھ سے اگر میں یہ امید رکھوں کہ بغیر کسی نیکی کے ہی تو اپنی رحمانیت کے طفیل مجھے معاف فرما دے گا۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ یہ کہہ کر وہ رحیمیت پر پہنچے گا اور کہے گا۔ خدایا تو رحیم بھی ہے تو کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ بے شک میں گنہگار ہوں۔ مگر کون ایسا انسان ہے جس کے اندر گناہ ہی گناہ ہوں اور نیکی کا ایک شمہ بھی اس کے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوتا جس سے کبھی نہ کبھی کوئی نیکی کا کام سرزد نہ ہوا ہو۔ جب دنیا میں یہ کیفیت ہے تو اس نظارہ کو دیکھ کر اور خداتعالیٰ کی رحیمیت کو جلوہ نما پاکر وہ خداتعالیٰ سے کہے گا کہ بیشک میری نیکیاں کم ہیں اور گناہ زیادہ۔ مگر تیری صفت تو رحیم ہونے کی بھی ہے۔ تو چھوٹی سی بات کا بہت بڑا انعام دے دیتا ہے۔ پھر اگر تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میری کسی چھوٹی سی نیکی کو قبول فرمالے تو یہ تیری شان کے عین مطابق ہے

اس کے بعد مالک یوم الدین کے الفاظ آجاتے ہیں اور وہ کہتا ہے خدایا تو تو میرا مالک ہے۔ اگر میں کسی جج کے پاس جاتا تو وہ کہتا کہ چونکہ تیرا یہ جرم ہے اس لئے میں مجبور ہوں کہ تجھے اتنی سزا ضرور دوں۔ مگر تو مالک ہے، تیرا اختیار ہے کہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف بھی کردے اور وہ خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ میرا معاملہ ایسی ذات کے سامنے پیش ہے جو مالک ہے ایسی ذات کے سامنے پیش نہیں جو محض جج کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح وہ قدم بقدم چل کر ہر موقعہ پر اپنے مطلب کی بات نکال لیتا ہے اور کہتا ہے خدایا جب تو میرا مالک ہے تو مجھے معاف فرما دے اور مجھے اپنی رحمت کے سایہ تلے جگہ دے۔

اسی طرح پر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتا چلا جاتا ہے اور کوئی آیت بھی ایسی نہیں آتی جس پر وہ خداتعالیٰ کو اس کی اسی صفت کا واسطہ دے کر جس کا آیت میں ذکر ہوتا ہے اپنی کھوئی ہوئی متاع کو واپس نہیں لے لیتا۔ ایاک نعبد کہہ کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجسم التجا بن جاتا ہے اور کہتا ہے خدایا میں تیرا ایک بندہ ہوں۔ مگر تیرے مقابلہ میں ایک مکھی کے برابر بھی میری حیثیت نہیں۔ مکھی مار کر تو نے کیا کرنا ہے۔ تو تو بہت بڑی ہستی ہے اور میں اتنی ذلیل چیز ہوں کہ تیرے ایک ادنیٰ اشارہ سے تہس نہس ہوسکتا ہوں۔ تیری طاقت اور تیری قوت اور تیری جبروت کا تقاضا یہی ہے کہ مجھ پر اپنی رحمت کی نظر رکھ۔ میرے جیسے ذلیل کو تباہ کرکے تو نے کیا لینا ہے۔ پھر جب وہ ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو پھر بھڑکاتا ہے اور کہتا ہے خدایا تیرے سوا میرا اور کوئی نہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ بسا اوقات یہ کہتے ہی انسان پر رقت طاری ہوجاتی ہے۔ وہ روپڑتا ہے اور کہتا ہے خدایا میرا تیرے سوا اور کون ہے۔ میں اگر تیرے پاس نہ آؤں تو کہاں جاؤں۔ پس اگر اس کو واقعہ میں اپنے گناہوں کا احساس ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کی ضرورت ہوتی ہے تو قدم قدم پر اس کے لئے رقت کا موقعہ ہوتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کا متقیوں کے لئے ایک اور جلوہ

اور اگر فرض کرو یہ ایسے مقام پر ہے جہاں اس سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی کرنے کا اسے شوق ہے۔ تب بھی آیت آیت پر اسے رقت پیدا ہوسکتی ہے۔ جب یہ الحمدللہ کہتا ہے تو یہ الفاظ کہتے ہی اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ یا اللہ تو تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ اگر مجھے بھی تیرے قرب میں سے کچھ حصہ مل جائے تو میں بھی زیادہ جوش سے تیری حمد کروں گا۔ مجھے تیرے وصل کی ضرورت ہے جو ابھی ملا نہیں۔ بے شک میں الحمدللہ کہا کرتا ہوں۔ مگر الٰہی دنیوی لحاظ سے تیرے جس قدر انعامات ہیں۔ میں ان کے متعلق تیرا شکر ادا کیا کرتا ہوں۔ تو نے مجھے زبان دی۔ تو نے مجھے دل دیا۔ تو نے مجھے دماغ دیا۔ تو نے مجھے طاقت دی تو نے مجھے آنکھیں بخشیں۔ جن سے میں دیکھتا ہوں۔ پاؤں دیئے جن سے میں چلتا ہوں۔ ہاتھ دیئے جن سے میں کام کرتا ہوں اور میں تیری ایک ایک نعمت پر حمد کرتا ہوں لیکن الٰہی اصل حمد تو اسی میں ہے کہ تو مل جائے۔ اگر تو مل جائے تو جو حمد اس وقت میری زبان سے نکل سکتی ہے وہ اس غفلت میں کہاں نکل سکتی ہے۔ پھر رحمانیت کا ذکر آتا ہے تو کہتا ہے الٰہی تو تو مفت چیزیں لوگوں کو دیا کرتا ہے۔ پس جہاں تو نے اتنی چیزیں مفت میں عطا فرمائی ہیں وہاں اپنی محبت اور اپنا پیار اور اپنا عشق بھی مجھے بخش دے۔ پھر جب رحیمیت کا ذکر آتا ہے تو وہ کہتا ہے خدایا تو تو عملوں کے نتائج بڑھ چڑھ کر دیا کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میں نے کوئی کام نہیں کیا اور پھر بھی تو نے یہ یہ انعام مجھے عطا فرمایا ہے۔ لیکن الٰہی اصل چیز مجھے ابھی تک نہیں ملی۔ خدایا تیرے انعامات کے تواتر میں کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تیری محبت اور تیری معرفت اور تیرا وصال بھی مجھے میسر آجائے اور میں بھی تیرے پیاروں میں شامل ہوجاؤں پھر مالک یوم الدین کے الفاظ آتے ہیں تو وہ عرض کرتا ہے کہ خدایا تو جزا وسزا کے وقت کا مالک ہے اور تمام فیصلے تیرے حکم کے مطابق سرزد ہوتے ہیں۔ میں بھی تیرے حضور کھڑا ہوں اور تجھ سے جزائے نیک کا طالب ہوں۔ بیشک مختلف لوگوں کو تو نے استحقاق کے طور پر جزا دی ہے۔ مگر تجھ سے مالک یوم الدین ہونے کے لحاظ سے نہ کہ ایک جج ہونے کے لحاظ سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اس جزا میں اپنا قرب عطا فرما اور اپنی محبت کی دولت سے متمتع فرما۔ کیونکہ تو جہاں آنکھیں دے سکتا ہے، کان دے سکتا ہے ناک دے سکتا ہے، وہاں لقاء الٰہی کی نعمت بھی دے سکتا ہے۔

ایاک نعبد کے الفاظ آتے ہیں تو وہ کہتا ہے حضور میں بندہ تو ہوں مگر بندہ تو آقا کے پاس رہتا ہے۔ مجھے

آپ نے کیوں پرے پھینک رکھا ہے۔ یہ تو مناسب نہیں کہ میں غلام ہو کر اپنے آقا سے دور رہوں مجھے اپنے پاس ہی جگہ دیں۔ جہاں غلام رکھے جاتے ہیں۔ ایاک نستعین کے الفاظ آتے ہیں تو وہ کہتا ہے خدایا باقی کام ایسے ہیں جن میں تیری استعانت مشتبہ ہو جاتی ہے مثلاً انسان کو روٹی تو مل جاتی ہے مگر چونکہ وہ بندے کے ہاتھ سے ملتی ہے۔ اس لئے سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دوسروں کو اس بات پر پورا انشراح نہیں ہوتا کہ روٹی خدا دے رہا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ روٹی ہمارے بھائی نے دی ہے۔ یا باپ نے دی ہے یا بیٹے نے دی ہے۔ اسی طرح اور چیزیں بھی ایسی ہی ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی استعانت مشتبہ سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کرو ایک کلرک تھا جسے تنخواہ مل گئی یا ایک مدرس تھا جسے تنخواہ مل گئی یا ایک انجینئر تھا جسے تنخواہ مل گئی۔ تو گو دیتا ان سب کو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر لوگوں کی نگاہ میں یہ معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ فلاں نے محنت کی اور دوسرے نے اسے تنخواہ دے دی۔ اس میں خدا کا کیا دخل ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے کہ اگر وہ تو دے دے تو کوئی شخص اس بات میں شبہ نہیں کر سکے گا کہ وہ چیز تو نے ہی دی ہے اور وہ چیز تیرا وصال اور قرب ہے۔ وصل یار ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کسی اور نے دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایاک نستعین کہتے ہی عرض کرتا ہے کہ الٰہی اگر تو مجھے اپنا لقا اور وصال بخش دے تو اس بات میں کوئی شبہ نہیں کرے گا کہ یہ چیز تو نے ہی دی ہے۔ پھر وہ اھدنا...... کے الفاظ جب دہراتا ہے۔ تو کہتا ہے خدایا میں کب تک لمبے لمبے راستے طے کرتا چلا جاؤں گا۔ کب تک یہ اندھیرے چلتے چلے جائیں گے تو مجھے وہ راستہ دکھا۔ جس پر جلد سے جلد چل کر میں تیرے قریب پہنچ سکوں پھر وہ انعمت علیھم کے الفاظ دہراتا ہے تو کہتا ہے یا اللہ تو نے فلاں کو بھی یہ انعام دیا۔ تو نے فلاں کو یہ انعام دیا۔ ایک میں ہی ہوں جسے اب تک یہ انعام نہیں ملا تو اپنے فضل سے مجھے بھی یہ انعام دے تا کہ میں بھی تیرے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جاؤں۔ تیرے خزانہ میں آخر کیا کمی آجائے گی۔ تو نے جب کثیر لوگوں کو یہ نعمت دے دی ہے تو مجھے بھی اپنے فضل سے یہ نعمت عطا کر۔

پھر وہ غیر المغضوب کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے۔ اے خدا اگر تیرا وصال مجھے نہ ملا تو مجھے کس طرح یہ یقین آئے گا کہ میں مغضوب نہیں۔ یا میں گمراہوں میں شامل نہیں۔ مجھے کس طرح یہ اطمینان ہوگا کہ میں تیرے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر ہی چل رہا ہوں۔ کسی اور راستہ پر نہیں چل رہا۔ کیونکہ اگر میں چلتا چلا جاتا ہوں لیکن مجھے تو نظر نہیں آتا تو مجھے یقین نہیں آسکتا کہ میں مغضوب نہیں تھا یا میں ضال نہیں تھا۔ کیونکہ جب دروازہ کھلا تھا تو ضروری تھا کہ میں اس میں داخل ہو جاتا۔ پس مجھے یقین اور وثوق کے مقام پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے لقاء کی نعمت سے متمتع فرما، تا مجھے یہ اطمینان ہو سکے کہ میں مغضوب اور ضالین میں نہیں ہوں۔ بلکہ تیرے محبوب اور پیارے لوگوں میں شامل ہوں۔

کبر کی وجہ سے خشوع پیدا نہیں ہوتا

غرض اگر انسان کے دل میں واقعہ میں اپنے گناہوں کا احساس ہو یا خدا تعالیٰ کے ملنے کی تڑپ ہو۔ تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نماز کے لئے کھڑا ہو اور رقت و خشوع و خضوع اسے پیدا نہ ہو۔ باقی کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو نماز میں اس لئے رقت نہیں آتی کہ وہ گناہ تو کرتے ہیں مگر کہتے یہ ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی رقت نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے اندر کبر کا مادہ پایا جاتا ہے اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ گناہوں کا زنگ ہمیں اپنے دل سے دور کرنا چاہئے۔ مجلس میں ذرا کسی کے خلاف کوئی بات کہہ دی جائے تو وہ شخص جوش میں آکر کہنے لگ جاتا ہے کہ مجھے تم جھوٹا سمجھتے ہو یا مجھے تم چور سمجھتے ہو۔ اب چاہے وہ اس رنگ میں جھوٹا نہ ہو یا چور نہ ہو جس رنگ میں وہ سمجھتا ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ہزاروں بدیاں ایسی کرتا ہے جو اسے جھوٹے یا چور سے کم نہیں رہنے دیتیں۔ ایسی صورت میں جب یہ نماز میں کھڑا ہو تو اسے رقت کہاں نصیب ہو سکتی ہے جب اس کے دل میں گناہوں سے پاک ہونے کی خواہش ہی نہیں۔ جب اس کے دل میں وصل الٰہی کی تڑپ ہی نہیں۔ جب یہ گناہوں سے بچنے اور وصل الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے کوئی کوشش ہی نہیں کرتا۔ تو خشوع و خضوع اسے کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ دنیا میں اگر کسی کو کسی عورت سے محبت ہوتی ہے تو وہ اس کے باپ کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے مجھ پر رحم کرو اور اپنی لڑکی میرے ساتھ بیاہ دو۔ نوکری کی خواہش ہوتی ہے تو انسان افسر کے پاس جاتا اور اسے کہتا ہے کہ مجھ پر رحم کرو اور مجھے اس ملازمت پر رکھ لو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے دل میں وصال الٰہی کی تڑپ ہو گناہوں سے بچنے کی خواہش ہو اور وہ اس کے لئے کوئی جدوجہد کوئی کوشش اور کوئی سعی نہ کرے۔

رقت حاصل کرنے کے دو ذرائع

پس نماز میں رقت حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اگر انسان گنہگار ہو تو اسے یہ احساس ہو کہ میں گنہگار ہوں اور مجھے ان سے پاک ہونا چاہئے اور اگر اس سے اوپر کا مقام وہ رکھتا ہو تو اس کے دل میں یہ احساس ہو کہ مجھے خدا مل جائے یہ دو چیزیں ہوں تو آپ ہی آپ رقت پیدا ہو جاتی ہے باقی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ کسی دن خشوع و خضوع زیادہ ہوتا ہے اور کسی دن خشوع و خضوع کم ہوتا ہے اور یہ کمی بیشی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہوتی ہے۔ ضروری یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے جوش میں اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اپنی معروضات اس کے سامنے پیش کرتا رہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے جو شخص دن میں ایک بار بھی خدا کے آگے نہیں روتا۔ اس نے اپنے ایمان کا کیا نمونہ دکھایا۔ تو کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کم از کم دن میں ایک مرتبہ خدا کی محبت دل پر غالب آجائے اور اگر کسی وقت خدا کی محبت دل پر غالب آجائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے کا ضرور موقعہ مل جائے گا اور درحقیقت وہی وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے۔ اگر کسی کو یہ بات میسر نہیں تو کم سے کم اسے اتنا ہی مدنظر رکھنا چاہئے کہ خشوع و خضوع میسر آتا ہے یا نہیں میرا کام یہی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کو بجا لاؤں اور اس کی عبادت کرتا چلا جاؤں۔ جب کوئی شخص اس نیت اور اس ارادہ سے نماز پڑھتا چلا جائے گا تو کسی وقت یہ نماز خود بخود اس کے اندر خشوع و خضوع پیدا کر دے گی۔ کیونکہ خدا کے حکم کو ماننے والا بغیر انعام کے نہیں رہتا۔ وہ رحیم ہے اور رحیم کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی درگاہ سے سچی محنت کرنے والے کو بغیر انعام کے واپس نہیں لوٹاتا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کی نماز ویل للمصلین والی آیت کے ماتحت نہ آتی ہو۔ اگر محض عادت کے طور پر وہ نماز پڑھتا ہے یا ریاء اور لوگوں میں شہرت حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اسے کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر نماز کا وقت آجائے تو اس کے اندر ایک بے کلی سی پیدا ہو جائے اور کہے کہ چاہے مجھے رقت نہیں آتی چونکہ خدا کا حکم ہے اس لئے میں ضرور نماز پڑھوں گا۔ تو ایسا شخص مر ہی نہیں سکتا جب تک کوئی نہ کوئی درجہ خضوع کا اسے حاصل نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ جو لوگ ہمارے رستہ میں جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم انہیں ضرور اپنے قرب میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ سچا ہے لیکن اس کے ذاتی خیالات جھوٹے ہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ کیونکہ خدا نے شہد کو شفا قرار دیا ہے۔ وہ گیا اور اسے شہد پلایا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ اس کی تکلیف تو بڑھ گئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر گیا اور اس نے شہد پلایا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر آکر کہنے لگا یا رسول اللہ اسے تو بہت تکلیف ہو گئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ خدا کا کلام سچا ہے لیکن تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ تو بات اصل میں یہی ہے کہ اگر پھر بھی اس میں خشوع و خضوع پیدا نہیں ہوتا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اس کی نمازوں میں ضرور ریاء تھا یا اس نے تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اپنے ریاء کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ورنہ اگر کوئی شخص خالصتہً لوجہ اللہ نمازیں ادا کرتا ہے۔ تو چاہے اس کے دل میں کیسے ہی خیالات پیدا ہوں۔ چاہے اس کی توجہ کسی طرف پھری رہے نتیجہ یہی ہوگا کہ اسے ایک دن خشوع و خضوع ضرور حاصل ہو جائے گا۔ (الفضل 30 جون 1944ء)

غزل

نہ سنتا تھا نہ کوئی بولتا تھا ساری بستی میں
سبھی ڈوبے ہوئے تھے، مصلحت مادہ پرستی میں

جہاں تک بس چلے مشغول سارے چیرہ دستی میں
لگایا نعرۂ مستانہ اس نے حق پرستی میں

”نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا“

عبدالکریم قدسی

مکرم حفیظ احمد شہزاد صاحب

آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کے فضائل

اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں اور برکتیں ہوں محسن انسانیت آنحضرت ﷺ پر جو کہ تمام نبیوں کے سردار اور رسولوں کے فخر ہیں۔ آپؐ ہی کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ آپؐ نے اپنی خاص تعلیم و تربیت، فیض صحبت اور اندھیری راتوں کی دعاؤں سے عرب کی اس بادہ نشین قوم کو جو کسی کی اطاعت کرنا حتی الوسع عار جانتی تھی ان میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ وہ نہ صرف انسان بلکہ بااخلاق اور باخدا انسان بن گئے۔ وہ سب اپنی خودسری بھول گئے اور عشق رسولؐ میں کچھ ایسے مست ہوئے کہ یا تو کسی کی ماتحتی کو برداشت نہ کرتے تھے یا پھر آپؐ کی غلامی کو فخر سمجھنے لگے۔ چنانچہ اس بات کی گواہی خود آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائی۔

اصحابی کالنجوم۔

(مشکوٰۃ کتاب المناقب باب مناقب صحابہ)

بلاشبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم وہ پاکباز ہستیاں ہیں جو دن میں روزہ رکھتے اور رات کو حالت نماز میں لمبا قیام کرتے۔ غرباء و مساکین اور بیوگان کا خیال رکھتے۔ دنیا سے بے رغبتی اور لاپرواہی برتتے تھے۔ آپس میں انتہائی رحم دل اور کفار کے مقابل پر بہت سخت تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ایسے جاں نثار، جانباز اور آپؐ پر فدا ہونے والے ساتھی تھے کہ جنہوں نے آپؐ کی حمایت میں اللہ کی راہ میں جہاد کا علم بلند کیا اور بے حد ذوق وشوق اور دلی رغبت کے ساتھ اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر موت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمنان اسلام کے ساتھ خون ریز معرکہ آرائی کے لئے میدان کارساز میں نکل آئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام

سب سے مقدم اور اعلیٰ مقام یقیناً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ چنانچہ آپؐ کے مقام کی خبر ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کو ان الفاظ میں دی کہ ''عتیق'' یعنی ابوبکر کو کہہ دیں کہ اللہ ان سے راضی ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 ص 213)

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کے مختلف دروازے ہوں گے۔ کوئی نماز کا دروازہ ہوگا تو کوئی صدقہ کا اور کوئی روزے کا۔ یہ نیکیاں بجالانے والے مومن ان دروازوں سے جنت میں داخل ہوں گے اور جنت کے دربان فرشتے ان کو آواز دے کر بلائیں گے کہ اے نمازیو! آؤ نماز کے دروازے سے جنت میں داخل ہو جاؤ اور اے صدقہ دینے والو اور اے روزہ والو تم اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا۔ یا رسول اللہ ﷺ جس شخص کو ایک دروازے سے بھی جنت میں داخلہ کی نداء آئے اسے حاجت تو نہیں کہ دوسرے دروازوں سے بھی بلایا جائے۔ مگر کیا کوئی ایسا ہی خوش نصیب بھی ہوگا جسے جنت کے تمام دروازوں سے دربان فرشتے پکاریں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تو ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہوگا جسے تمام دروازوں سے جنت کے دربان فرشتے جنت میں آنے کی دعوت دیں گے۔

(بخاری: کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے عمر سے محبت رکھی اس نے میرے ساتھ محبت رکھی۔ بیشک اللہ نے عمرؓ کے ساتھ خصوصی طور پر محبت کا اظہار کیا اور یقیناً ہر وہ نبی جسے اللہ مبعوث فرماتا تھا۔ اس کی امت میں ایک محدث ہوتا تھا اور اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا محدث سے آپؐ کیا مراد دے رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہوں۔

(مجمع الزوائد)

ساریہؓ کا لشکر

بلاشبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان فرشتوں کی زبان تھی۔ چنانچہ آپؓ کے زمانہ خلافت کا ایک بہت ہی مشہور واقعہ ہے جو کہ مختصراً پیش خدمت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے کسی جانب لشکر روانہ کیا اور اس کا سپہ سالار ساریہؓ کو متعین کیا۔ چند دنوں کے بعد آپؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ آپؓ نے تین بار فرمایا! یا ساریۃ الجبل (اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ) چنانچہ کچھ دنوں کے بعد لشکر کا پیغام رساں آیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین ہم شکست سے دوچار ہو رہے تھے کہ اچانک ایک آواز تین مرتبہ ہمارے کانوں میں پڑی یا ساریۃ الجبل ہم نے فوراً پہاڑوں کا رخ کیا اور پہاڑ کو اپنی پشت میں آڑ بنالیا۔ جس کی بناپر ہمیں پچھلی جانب سے کسی حملہ کا خطرہ نہ رہا اور ہم نے ڈٹ کر دشمن سے معرکہ آرائی کی اور آخر کار اسے پسپا کر دیا۔

(تاریخ الخلفاء از جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی باب عمرؓ فصل فی کراماتہ ص 99 ایڈیشن 1420ھ)

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر ہستی تھے جن کے بارے میں ابوزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ سعد بن معاذؓ کی موت کی وجہ سے رحمان کا عرش ہلنے لگا۔

(سنن ابن ماجہ ابواب فضائل اصحاب الرسول باب فضل سعد بن معاذؓ)

ایک اور حدیث میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافق کہنے لگے کہ کتنا ہلکا جنازہ ہے اور وہ یہ بات اس لئے کہہ رہے تھے کہ سعدؓ نے بنوقریظہ کے خلاف سخت فیصلہ کیا تھا۔ جب نبی اکرمؐ کو منافقوں کے اس طعن کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یقیناً فرشتوں نے سعد کی میت اور چارپائی کو اٹھا رکھا تھا۔

(ترمذی مناقب صحابہ حدیث 3849)

حضرت اسید بن حضیرؓ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو اپنے کھلیان میں تلاوت قرآن میں مشغول تھے۔ اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا۔ وہ رک گئے، پھر پڑھنے لگے تو وہ بھی بدکنے لگے۔ پھر پڑھنے لگے تو وہ بھی بدکنے لگے۔ اسیدؓ کہتے ہیں کہ مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ میرے بیٹے یحییٰ (جو کہ اس کے قریب سو رہا تھا) کو روند ڈالے گا، میں نماز ختم کر کے اس کی طرف گیا کہ اچانک مجھے اپنے اوپر ایک چھتری نما چیز نظر آئی جس میں چراغوں کی مانند روشنیاں جگ مگ کر رہی تھیں اور وہ چھتری نما سائبان فضا میں بلند ہوتا جا رہا تھا۔ حتیٰ کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ میں صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! گزشتہ رات میں اپنے کھلیان میں تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ فرمانے لگے اقرا ابن حضیر اے ابن حضیر تو پڑھتا رہتا۔ میں نے کہا میں پڑھتا رہا لیکن وہ پھر بدکنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا تو پڑھتا رہتا۔ اسیدؓ نے حقیقت حال سے آگاہ کیا کہ میں نماز سے اپنے بیٹے کی وجہ سے رک گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک چھتری نما چیز دیکھی جس میں چراغوں کی طرح روشنیاں تھیں وہ لحہ بہ لحہ بلند ہوتی جا رہی تھیں اور آخر کار نگاہوں سے اوجھل ہوگئیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ تو فرشتے تھے جو تیری قراءت سن رہے تھے اگر تو تلاوت میں مشغول رہتا تو صبح لوگ ان کو دیکھ لیتے اور یہ ان سے پوشیدہ نہ رہتے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ الکھف)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں کہ عرباض بن ساریہؓ ایک انتہائی بوڑھے صحابی تھے۔ لمبی عمر اور انتہائی بڑھاپے کی بنا پر موت کے منتظر اور طلبگار رہتے اور اپنی دعا میں مندرجہ ذیل الفاظ پڑھتے۔ اے اللہ! میری عمر بہت زیادہ ہوگئی ہے اور ہڈیاں نرم پڑ گئی ہیں لہٰذا مجھے اپنی طرف قبض کر لے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مسجد دمشق میں موجود تھا کہ اچانک ایک انتہائی حسین اور خوبرو جوان نظر آیا جو سبز خلعت میں ملبوس تھا کہنے لگا! یہ تم کیا دعا مانگتے رہتے ہو؟ عرباضؓ کہنے لگے تو پھر کیا مانگوں؟ اس نے کہا تم یوں دربار الٰہی میں عرض کیا کرو اے اللہ میرا عمل اچھا بنا اور مقرر مدت (موت) تک پہنچا۔

عرباضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں فرشتہ ہوں جو مومنوں کے دلوں سے غم دور کرتا ہوں۔

(مجمع الزوائد: 10 روایت نمبر 184)

(المعجم الکبیر طبرانی: 18 نمبر ص 616)

صحابہ کرامؓ کے لئے ظاہری برکات

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے فرشتوں سے روحانی تعلق کے واقعات کے بعد اب یہاں مختصر سا حصہ صحابہؓ کی ظاہری برکات کا بیان کرنا بھی مقصود ہے۔ اگرچہ کہ اس میں بھی خدا تعالیٰ کا تصرف نظر آتا ہے اور خدائی تصرف کا اظہار عموماً فرشتوں کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔

صحابہؓ کی دعا سے بارش کا برسنا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ میں جب لوگوں میں قحط پڑتا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے۔

اور کہتے اے اللہ ہم تجھ تک اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے پہنچا کرتے تھے اور تو ہمیں پانی پلاتا تھا۔ اب ہم اپنے نبیؐ کے چچا کے وسیلہ سے تجھ تک پہنچتے ہیں۔ ہمارے لئے مینہ برسا اور ہمیں پانی پلا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کے لئے برسایا جاتا تھا۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا)

صحابہ کرامؓ کی دعا سے شفا

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور ان کا مہمان بننا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے

کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا) وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی دم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ اس پر وہ سردار اچھا ہوگیا اور خوش ہوکر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ ان کو بطور انعام دیا۔ لیکن انہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھ نہ لوں یہ ریوڑ نہ لوں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ اس پر آنحضرتؐ نے تبسم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے۔ پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی ان بکریوں میں رکھو۔

(مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ)

صحابہ کرامؓ کے لئے خدائی غیرت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے ایک صحابیؓ قیصر روم کے پاس قید تھے اور اس نے حکم دے دیا تھا کہ انہیں سؤر کا گوشت کھلایا جائے۔ وہ فاقے برداشت کرتے تھے مگر سؤر کے قریب نہیں جاتے تھے اور گو اسلام نے یہ کہا ہے کہ اضطرار کی حالت میں سؤر کا گوشت کھالینا جائز ہے مگر وہ کہتے تھے کہ میں صحابی رسولؐ ہوں میں ایسا نہیں کرسکتا۔ جب کئی کئی دن فاقوں کے بعد وہ مرنے لگتے تو قیصر انہیں روٹی دے دیتا۔ جب پھر انہیں کچھ طاقت آجاتی تو پھر وہ کہتا کہ انہیں سؤر کھلایا جائے۔ اس طرح نہ وہ انہیں مرنے دیتا نہ جینے۔ کسی نے اسے کہا کہ (یعنی قیصر کو) کہ تجھے یہ جو سر درد رہنے لگا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے اس مسلمان کو قید رکھا ہوا ہے اور اب اس کا علاج یہی ہے کہ تم عمرؓ سے اپنے لئے دعا کراؤ اور ان سے کوئی تبرک منگواؤ۔ ان کی دعا سے تمہیں ضرور شفا حاصل ہوگی۔ چنانچہ اس نے حضرت عمرؓ کے پاس اپنا سفیر بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے سمجھا کہ یہ متکبر لوگ ہیں میرے پاس اس نے کہاں آنا تھا اب یہ دکھ میں مبتلا ہوا ہے تو اس نے اپنا سفیر میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اگر میں نے کوئی اور تبرک بھیجا تو ممکن ہے وہ اسے حقیر سمجھ کر استعمال نہ کرے۔ اس لئے مجھے کوئی ایسی چیز بھجوانی چاہئے جو تبرک کا بھی کام دے اور اس کے تکبر کو بھی توڑ دے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ایک پرانی ٹوپی (تیل سے میلی کچیلی) جس پر داغ لگے ہوئے تھے اور جو میل کی وجہ سے کالی ہوچکی تھی اسے تبرک کے طور پر بھجوادی اس نے جب یہ ٹوپی دیکھی تو اسے بہت برا لگا تو اس نے ٹوپی نہ پہنی مگر خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہیں برکت اب محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اسے اتنا شدید درد سر ہوا کہ اس نے اپنے نوکروں سے کہا وہی ٹوپی لاؤ جو عمرؓ نے بھجوائی تھی تا کہ میں اسے اپنے سر پر رکھوں۔ چنانچہ اس نے ٹوپی پہنی اور اس کا درد جاتا رہا۔ چونکہ اس کو ہر آٹھویں دسویں دن سر درد ہوجایا کرتا تھا۔ اس لئے پھر تو اس کا یہ معمول ہوگیا کہ وہ دربار میں بیٹھتا تو وہی حضرت عمرؓ کی میلی کچیلی ٹوپی اس نے اپنے سر پر رکھی ہوئی ہوتی۔

اب دیکھو کہاں قیصر ایک صحابی کو تکلیف دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی سزا کے طور پر اس کے سر میں درد پیدا کردیتا ہے۔ کوئی اور شخص اسے مشورہ دیتا ہے کہ عمرؓ سے تبرک منگواؤ اور ان سے دعا کراؤ وہ تبرک بھیجتے ہیں اور قیصر کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اس صحابیؓ کی نجات کے بھی سامان پیدا کردیتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اس پر ظاہر کردیتا ہے۔

(ماخوذ از سیر روحانی ص 128-129 رقیم پریس ٹلفورڈ اسلام آباد)

خدائی غیرت کا ایک اور واقعہ

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دس آدمیوں پر مشتمل ایک جاسوسی مہم بھیجی اور عاصم بن ثابت انصاریؓ کو ان کا سردار مقرر کیا۔ یہ پارٹی جب ہداۃ نامی مقام پر پہنچی تو بنو ہذیل اور بنو کیان کو اس پارٹی کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے ایک سو تیر انداز ان مجاہدین کے تعاقب میں بھیجے۔ انہوں نے ان کو ایک اونچی پہاڑی کے قریب جالیا۔ جہاں حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں نے پناہ لے لی۔ دشمنوں نے بڑے عہد و پیمان کئے کہ نیچے اتر آؤ ہم تمہیں کچھ نہ کہیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے انکار کیا تو انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ کردی اور آپؓ کو شہید کردیا۔ قریش کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ شہید ہوگئے ہیں تو قریش کے کچھ لوگ ان کی نعش سے یا اس کا کوئی حصہ اٹھانے کے لئے وہاں گئے۔ حضرت عاصمؓ نے قریش کے ایک بڑے سردار کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور اسی غصہ میں قریش حضرت عاصمؓ کی نعش کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصمؓ کی حفاظت کے لئے سایہ کی مانند کثرت کے ساتھ شہد کی مکھیاں یا بھڑیں بھیج دیں۔ جنہوں نے نعش کی بے حرمتی کی نیت سے آنے والوں کو کاٹ کھایا اور نعش کے قریب نہ پہنچنے دیا اور وہ خائب و خاسر ناکام واپس بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وزکوان)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے لئے خدائی غیرت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث ہے جس کا مختصر حصہ پیش خدمت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو بلایا اور فرمایا اے ابواسحاق! ان لوگوں کا خیال ہے کہ تم نماز بھی ٹھیک طرح نہیں پڑھا سکتے ہو۔ اس پر حضرت سعدؓ نے جواب دیا۔ امیر المومنین میں اسی طرح نماز پڑھاتا ہوں جس طرح آنحضرت ﷺ پڑھاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے تحقیق کے لئے ایک وفد کوفہ بھیجا۔ سب نے حضرت سعدؓ کی تعریف کی البتہ مسجد بنی عبس میں گئے تو موجود لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اس نے کہا کہ ہمیں سعد سے شکایت ہے کہ وہ خود لشکروں کی قیادت نہیں کرتے۔ اموال تقسیم میں عدل و مساوات کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ فیصلوں میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت سعدؓ نے جب یہ باتیں سنیں تو شکایت کرنے والوں کے حق میں تین دعائیں کیں کہ اے خدا اگر تیرا یہ بندہ صرف دکھاوے اور شہرت کی غرض سے شکایت کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کردے۔ اس کی غربت اور احتیاج کو بڑھادے۔ مصائب بلیات کا یہ نشانہ بنے۔ چنانچہ اس واقعہ کے راوی حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بدبخت انسان کو دیکھا تھا بڑھاپے کی وجہ سے ابروؤں کے بال بڑھ کر آنکھوں کے سامنے آئے ہوئے تھے۔ راستہ چلتے لڑکیوں کو چھیڑتا اور وہ اسے تنگ کرتیں۔ (یعنی حواس باختہ ہوگیا تھا)۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرءۃ الامام)

غیب سے رزق کے سامان

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک حدیث کا کچھ حصہ پہلے پیش کیا جاچکا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ یہاں پیش خدمت ہے کہ دشمنوں نے جب حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ اور ان کے ساتھیوں کا گھیراؤ کرلیا اور ان سے وعدے کئے کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو گے تو تمہیں کچھ نہ کہا جائے گا۔ چنانچہ ان میں سے حضرت خبیبؓ اور زیدؓ نے اپنے آپ کو دشمنوں کے حوالے کردیا۔ وہ ان کو اپنے ساتھ لے گئے اور مکہ والوں کے پاس بیچ دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ حضرت خبیبؓ نے اس جنگ میں مکہ کے ایک سردار حارث کو قتل کیا تھا۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیبؓ کو خریدا۔ خبیبؓ ان کے پاس کافی عرصہ قید رہے۔ ...... انہی دنوں کی بات ہے حارث کی بیٹی خود یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے۔ خدا کی قسم! میں نے خبیبؓ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ انگوروں کا ایک خوشہ ہاتھ میں پکڑے کھا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں اس پھل کا موسم بھی نہ تھا یہ دراصل اللہ کی طرف سے آیا ہوا رزق تھا جو خبیبؓ کو ملا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وزکوان)

خصوصی رزق کا ایک اور واقعہ

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک مہم کے لئے بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارے ذمہ قریش کے ایک قافلے کو روکنے کا فرض تھا۔ آنحضرتؐ نے ہمیں بطور زادراہ کھجوروں کا صرف ایک تھیلا دیا۔ ابوعبیدہؓ ہمیں ایک کھجور (یومیہ) دیتے جس پر ہم گزارہ کرتے تھے۔ جابر سے پوچھا گیا کہ تم ایک کھجور پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا ہم اسے چوستے رہتے تھے۔ جیسے بچہ (انگوٹھا) چوستا ہے۔ جب وہ گھل جاتی تو ہم اوپر سے پانی پی لیتے۔ اسی طرح رات تک گزارہ ہو جاتا تھا۔ اسی طرح ہم درختوں کے پتے پانی میں تر کرکے کھاتے۔ ایک دن ہم سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جارہے تھے کہ ہمیں ایک ٹیلہ سا نظر آیا۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عنبر نامی مچھلی ہے جو کنارے پر مری پڑی تھی۔ ابوعبیدہؓ نے کہا یہ مردار ہے اسے نہیں کھانا چاہئے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور مجبوری بھی ہے، اس لئے تم کھا سکتے ہو۔ ہم نے اس مچھلی پر ایک ماہ گزارا کیا۔ ہم تین سو آدمی تھے۔ مچھلی کھا کر سب خوب موٹے ہوگئے۔ ہم نے اس مچھلی کے گوشت کے بھنے ہوئے ٹکڑے بطور زادراہ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس مچھلی کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ رزق مہیا کیا تھا۔ کیا اس گوشت کا کوئی حصہ تمہارے پاس باقی ہے؟ ہمیں بھی تو کھلاؤ۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ گوشت بھیجا جو آپؐ نے بڑے شوق سے تناول فرمایا۔

(مسلم کتاب الصید باب اباحۃ میتۃ البحر)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں محبان صحابہؓ میں شامل فرمائے اور ہماری زندگیوں کو بھی ان کے سیرت و کردار کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈپریشن اور ادویات کا باہمی تعلق

ذہنی دباؤ یا ڈپریشن کا مرض دنیا بھر میں عام ہے۔ کچھ لوگ اس سے نجات پانے یا سکون کے حصول کے لئے سکون آور ادویات (Tranqulizers) کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ تاہم جدید تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر مریضوں کو ڈپریشن یا ذہنی دباؤ کے لئے استعمال کی جانے والی ادویات کا بہت کم فائدہ ہوتا ہے برطانیہ کی یونیورسٹی آف ہل کی ایک ٹیم کی تحقیق میں یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ ادویات صرف انتہائی شدید ڈپریشن کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہوتی ہیں تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ شدید ڈپریشن میں مبتلا مریضوں میں بھی ان ادویات کے مثبت اثرات کم ہوتے ہیں۔ تحقیقات کرنے والی ٹیم کے سربراہ پروفیسر ارونگ کرش کا کہنا ہے کہ ہماری تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈپریشن (Depression) کے مریض ادویات کے بغیر بھی بہتر ہوسکتے ہیں۔ جبکہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ شدید ڈپریشن کے مریضوں کے علاوہ کسی عام مریض کے لئے اس قسم کی ادویات تجویز کرنے کی کوئی جائز وجہ دکھائی نہیں دیتی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

محترم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم حافظ محمد شعیب صاحب استاذ مدرسۃ الحفظ ربوہ اوران کی اہلیہ مکرمہ عارفہ مبشر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 جنوری 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت طاہر احمد نام عطا فرمایا ہے نیز وقف نو کی عظیم تحریک میں بھی شامل فرمالیا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد یونس صاحب شاہد مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم حکیم مبشر احمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو باعمر، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب صدر محلہ شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ پروین وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ بوسنیا کا مورخہ 5 جنوری 2010ء کو جرمنی میں بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ اب دوسرا آپریشن متوقع ہے جس میں پیس میکر ڈالا جائے گا۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ آپریشن بھی کامیاب کرے اور بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے نیز صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک نیاز احمد اعوان صاحب ابن مکرم حاکم علی صاحب مرحوم نشاط کالونی لاہور مورخہ 4 جنوری 2010ء کو بعمر 65 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ لاہور میں مورخہ 5 جنوری 2010ء کو مکرم مرزا نا صر محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی موصی ہونے کی وجہ سے میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ نشاط کالونی خدمت انجام دیتے رہے۔ غریبوں کی امداد بھی کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم سرفراز احمد صاحب اور مکرم اسرار احمد صاحب اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

کامیابی

(مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول ربوہ)

ضلعی لیول پر ہونے والے سپورٹس مقابلے منعقدہ مورخہ 9 تا 11 جنوری 2010ء بمقام گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول میں مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول کی طالبات نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجموعی طور پر دوئم پوزیشن حاصل کی اور طالبات نے درج ذیل اعزازات حاصل کئے۔ عزیزہ انعم ظفر بنت مکرم ظفر اسلام صاحب نے 100 میٹر، 200 میٹر سادہ دوڑ میں اول، عزیزہ آمنہ نعیم بنت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب نے 400، 800 میٹر سادہ دوڑ میں اول، عزیزہ حافظ حانیہ ارشاد بنت مکرم زاہد ارشاد صاحب نے لانگ جمپ میں سوئم، عزیزہ مبشرہ اکرم بنت مکرم محمد اکرم صاحب نے جیولن تھرو میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ریلے ریس میں عزیزہ حانیہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب، عزیزہ انعم ظفر بنت مکرم ظفر اسلام صاحب، عزیزہ حافظ حانیہ ارشاد بنت مکرم زاہد ارشاد صاحب، عزیزہ سعدیہ خان بنت مکرم فیض احمد خان صاحب نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں اعلیٰ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین!

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اسلم صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی زوجہ مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ مورخہ 26 دسمبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ ان کی عمر 72 سال تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ محترم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب نے بعد نماز فجر بیت احمد دارالنصر وسطی ربوہ میں پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ (توسیع) ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب نے کروائی۔ مرحومہ بہت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ جن دنوں ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا تو بہت سرگرمی سے اس میں روٹی پکوائی پر ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔ وفات سے قبل بیماری کے عرصہ میں جن جن احباب نے خاکسار کے ساتھ تعاون کیا۔ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مرحومہ نے خاکسار کے علاوہ ایک بیٹی مکرمہ راشدہ صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد الدین مجاہد صاحب دارالصدر شمالی ہڈی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ایک عزیز مکرم چوہدری شہباز احمد صاحب ولد مکرم چوہدری نور احمد صاحب نمبردار مرحوم چک نمبر 94 ج۔ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 22 دسمبر 2009ء کو حیدرآباد میں وفات پاگئے۔ مورخہ 23 دسمبر کو مربی سلسلہ فیصل آباد نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان فیصل آباد میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ والدہ محترمہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ جماعتی اجلاسات میں اور چندہ جات میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ Fillings دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

☆Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کرکے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تعارف

سالانہ میگزین الناصر

(ناصر ہائی سکول ربوہ)

مدیر اعلیٰ: طیب احمد

مدیر اردو حصہ: نور الجمیل نجمی

مدیر انگریزی حصہ: مرزا فرخ احمد

کل صفحات: 183

خلافت جوبلی کے مبارک سال میں قائم ہونے والے ہائی سکول دارالیمن ربوہ کا ایک سال مکمل ہونے پر انتظامیہ ادارہ ہذا نے اپنا سالانہ میگزین شائع کیا ہے۔ اس میگزین میں سکول کے طلبہ کی اردو اور انگریزی میں لکھی گئی کاوشیں شامل کی گئی ہیں۔ ان نگارشات کے مطالعہ سے ان کی اعلیٰ علمی وادبی سوچ کی عکاسی ہوتی ہے۔ 12 سے 16 سال تک کی عمر کے طالب علموں کی کچی پکی سوچوں کی تخلیقی تحریریں، ریسرچ اور حاصل مطالعہ پڑھنے سے ان کی سوچ، ذوق وشوق، عزم وہمت، نیک جذبہ اور محنت، لگن اور دعا کے ذریعہ اپنی منزل پالینے کے جنون کا پتہ چلتا ہے۔

شامل اشاعت کاوشوں میں سے چند درج ذیل ہیں۔ حمد، ہمارے نبیؐ اور غیروں کی آراء، حضرت مسیح موعود کا توکل علی اللہ، صدیق اکبر حضرت ابوبکرؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الاول بطور طالب علم، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت کے چند پہلو، خلافت کی برکات اطاعت، والدین، خدا تک پہنچنے کا ذریعہ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدی طلباء کیلئے ہدایات اور متعدد نثری اور نظم کے رنگ میں شاہکار تحریریں شامل ہیں۔ انگریزی حصہ میں دین میں خدا تعالیٰ کا تصور، کامیاب زندگی کے طریق، جماعت احمدیہ کا تعارف، والدین اور بچوں کی خواہشات اور انگریزی میں بھی مختلف دلچسپی کے موضوعات پر بچوں نے طبع آزمائی کی ہے۔ یہ میگزین طلبہ سکول کی ایک مستحسن کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(الف۔ شمس)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

این آر او میں شامل تمام افراد کے مقدمات بحال

صدر مملکت آصف علی زرداری کو جس استثنیٰ سے لطف اندوز ہونا تھا سپریم کورٹ نے این آر او کے تفصیلی فیصلے میں انہیں اس سے محروم کر دیا ہے۔ تفصیلی فیصلے میں صدر زرداری کے متعلق بحث نہیں کی گئی بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ دیگر ملزمان کی طرح ان کے پاکستان یا پاکستان سے باہر کرپشن کے مقدمات بحال ہو جائیں گے لہٰذا فیصلے میں بھی اس پر کوئی بات شامل نہیں اور صرف اکتوبر 2007ء سے پہلے کی پوزیشن کی بحالی کی بات کی گئی ہے۔

صدر کے خلاف مقدمات پر کارروائی شروع کی جاسکتی ہے، طلب نہیں کیا جاسکتا

احتساب عدالت نمبر 1 راولپنڈی کے جج محمد طارق عباسی نے نیب کی جانب سے ارسس ٹریکٹر اور پولو گراؤنڈ ریفرنسز میں صدر آصف علی زرداری کے شریک ملزمان کے خلاف مقدمات ری اوپن نہ کرنے کی درخواستیں مسترد کئے جانے کے فیصلے میں کہا ہے کہ صدر کے خلاف مقدمے کی کارروائی شروع کی جاسکتی ہے، طلب نہیں کیا جاسکتا۔ مقدمات کی بحالی کے بعد ملزمان کی طلبی عدالتوں کا کام ہے اور اگر کسی ملزم کو قانونی طور پر عدالتی کارروائی سے استثنیٰ حاصل ہو تو عدالتیں اسے زیر غور لاسکتی ہیں اور آئین کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے ملزم کو طلب نہیں کر سکتیں۔

اداروں کی سست روی، چینی کا ایک اور بحران قیمت 100 روپے کلو ہونے کا خدشہ

متعلقہ حکومتی اداروں کی جانب سے مسلسل دوسرے سال کی بھرپور تاخیر کے باعث ملک میں چینی کا ایک اور بحران پیدا ہو جائے گا، باخبر حکام اور ماہرین امور اجناس کے مطابق جس کی وجہ سے رواں سال میں جون تک چینی کی قیمت 100 روپے فی کلو تک پہنچ جائے گی اس بحران نے سب سے پہلے عالمی مارکیٹ میں چینی کی قیمت کو بڑھتے ہوئے رجحان پر حکومتی ردعمل کی تاخیر اور اس کے بعد ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کی جانب سے اکنامک کارپوریشن کو آرڈینیشن کمیٹی کے چینی درآمد کرنے کے احکامات پر عملدرآمد میں ناقابل توجیہہ سست روی سے ایک بار پھر سر اٹھا لیا ہے۔

ملک میں اس وقت 2900 میگاواٹ سے زائد بجلی کی قلت ہے

ملک بھر میں جاری بجلی کی طویل دورانیے کی لوڈ شیڈنگ سے نہ صرف گھریلو صارفین بلکہ کاروباری برادری بھی پریشان ہے تاہم وزارت پانی و بجلی حکام کا کہنا ہے کہ حکومت اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہی ہے لیکن فوری طور پر اس بحران سے نمٹنے کے لئے حکام کو واضح پالیسی دینے سے قاصر ہیں۔ اس وقت ملک میں یومیہ 2900 میگاواٹ سے زائد بجلی کی قلت ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

29 جنوری 2010ء

1-35 am	فیتھ میٹرز
2-40 am	ترجمۃ القرآن
4-05 am	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-15 am	سائنس اور میڈیسن ریویو
6-50 am	لقاء مع العرب
7-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں، خبرنامہ
8-30 am	تاریخی حقائق
9-05 am	ترجمۃ القرآن
10-10 am	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، سائنس اور میڈیسن ریویو
12-10 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	فرنچ سروس
1-30 pm	سرائیکی سروس
2-25 pm	سوال و جواب
3-35 pm	انڈونیشین سروس
4-30 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-05 pm	تلاوت، سائنس اور میڈیسن ریویو
6-00 pm	خطبہ جمعہ براہ راست
7-10 pm	درس حدیث
7-25 pm	Shotter Shondhane
8-30 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ۔ روزانہ بین الاقوامی خبریں
9-10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2010ء
10-25 pm	بیت الفتوح کا افتتاح
10-35 pm	فرنچ کلاس
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	Shotter Shondhane

30 جنوری 2010ء

12-30 am	عربی سروس
1-30 am	سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2010ء
3-15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3-50 am	سوال و جواب
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-30 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-20 am	فرنچ کلاس
6-40 am	لقاء مع العرب
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2010ء
9-25 am	راہ ہدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
12-45 pm	سوال و جواب
1-30 pm	کالنگ آل کڈز
2-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2010ء
3-00 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	فرنچ سروس
5-00 pm	تلاوت
5-20 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	براہ راست انتخاب سخن
6-20 pm	Shotter Shondhane
7-50 pm	گلشن وقف نو
9-05 pm	خبرنامہ
9-15 pm	براہ راست راہ ہدیٰ
10-45 pm	یسرنا القرآن
11-15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	Shotter Shondhane

ربوہ میں طلوع و غروب 21۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:34

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید دوا
چھوٹی -/200 بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے
جلدی سونے۔ جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے
حکیم منور احمد عزیز
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ 047-6214029,0334-6201283

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238